روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 19 جولائی 2011ء 16 شعبان 1432 ہجری 19 وفا 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 165

استقبالیہ کلمات

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ بحرین سے وفد عبدالقیس رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے استقبال کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ قوم یا یہ وفد خوشی خوشی آئے ۔ یہ نہ کبھی رسوا ہوں اور نہ کبھی پریشان ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب العلم باب تحریض النبیؐ حدیث نمبر:85

مہمان نوازی اور اکرام ضیف کے متعلق حضرت مسیح موعود کا حسین طرز عمل اور نصائح

حضرت مسیح موعود خود تکلیف اٹھا کر مہمان کی راحت اور دلجوئی فرماتے تھے

جماعت احمدیہ کے پھیلنے سے لنگر حضرت مسیح موعود بھی پھیلے۔ برطانیہ کا لنگر خانہ مستقلاً رضا کار چلاتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جولائی 2011ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 جولائی 2011ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ جس سے دنیا کے کونے کونے میں بسنے والے کروڑوں احمدیوں نے استفادہ کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگلے جمعہ سے جلسہ سالانہ برطانیہ شروع ہو رہا ہے۔ جس کے لئے کثرت سے مہمان آنا شروع ہو چکے ہیں۔ یہ مہمان جماعتی انتظام کے تحت بھی ٹھہرتے ہیں اور گھروں میں بھی ٹھہرتے ہیں۔ کارکنان کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر سفر کرنے والوں کے لئے حتی المقدور مہمان نوازی کا حق ادا کریں۔ ربوہ کے بعد برطانیہ میں بڑا وسیع لنگر خانہ ہے جو کہ خلیفہ وقت کی آمد کے بعد ہونا چاہئے تھا۔ جماعت احمدیہ کے پھیلنے کے بعد لنگر خانے بھی بڑھ گئے ہیں۔ ربوہ اور قادیان میں لنگر کے لئے تنخواہ دار عملہ ہے جبکہ برطانیہ کے لنگر خانے میں تمام کارکنان رضا کارانہ، کئی سالوں سے بڑی خوشی سے مستقل وقت دیتے ہیں اور مہمان نوازی کے اس وصف کو بڑی خوبی سے نبھایا ہے۔ نیز فرمایا کہ اس جلسہ پر اپنوں کے علاوہ دوسرے لوگ بھی شامل ہوتے ہیں اور جب کارکنان مہمان نوازی کا فرض خوش اسلوبی سے ادا کرتے ہیں۔ تو یہ مہمان متاثر ہوتے ہیں۔ اس طرح یہ دعوت الی اللہ کا ذریعہ بن جاتا ہے اور یہ بہت بڑا اعزاز ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے جو کام بھی تفویض ہو اس کو فرض سمجھ کر کریں۔ ہر ڈیوٹی کی اہمیت ہوتی ہے۔ اگر سب شعبے صحیح کام کرتے ہیں تو سارا نظام صحیح چلتا ہے۔

حضور انور نے رفقاء کرام کی روایات سے حضرت مسیح موعود کی سیرت کے اس پہلو کے بیان کرنے کے لئے بہت سارے واقعات سنائے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود اکرام ضیف کا بہت خیال رکھا کرتے تھے اور بسا اوقات خود تکلیف اٹھا کر بھی مہمان کی راحت اور دلجوئی فرماتے تھے۔ ان واقعات سے سیرت حضرت مسیح موعود کے کئی پہلو سامنے آتے ہیں اور ان باتوں کا ظہور کئی دفعہ ہوا۔ بہت سارے رفقاء کی روایات میں مشترک طور پر یہ باتیں سامنے آتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود خود کھانے وغیرہ کا انتظام فرماتے، جب مہمان زیادہ ہو گئے تو واقفیت رکھنے کا انتظام فرمایا کرتے تھے، پانی، شربت اور کھانا وغیرہ خود لا کر مہمانوں کی عزت افزائی فرماتے۔ خود بہت کم حصہ نوش فرماتے اور اکثر حصہ مہمانوں میں تقسیم فرما دیا کرتے بلکہ ساتھ کے لئے باندھ کر عطا فرماتے تھے۔ کسی مہمان کو کھڑا دیکھتے تو خود بیٹھنے کا انتظام کرواتے۔ مہمانوں کی عام عادتوں کا بغور جائزہ لیتے اور ان کی طبیعت اور خواہش کے مطابق کھانے وغیرہ کا انتظام فرماتے بسا اوقات کھانا وغیرہ کا خود معائنہ فرماتے اور اگر ذائقہ وغیرہ اچھا نہ ہو تو فرماتے کہ جو ہمیں پسند نہیں آیا وہ دوسروں کو کیا پسند آئے گا اور اس سے بہتر انتظام کی ہدایات فرماتے۔ یہ ہدایت بھی دیتے کہ سب کے لئے ایک ہی کھانا پکایا جائے۔ یعنی جب جلسہ وغیرہ کا اجتماع ہو تو پھر ہر ایک کے لئے اچھا اور بہترین کھانا تیار کرنے کی ہدایت فرماتے۔ البتہ دوسرے ایام میں حسب حالات اور مہمانوں کی خواہش کے مطابق انتظام کے لئے فرماتے۔ اپنے رفقاء کو بھی مہمان نوازی کی تلقین وقتاً فوقتاً فرماتے رہتے، رات کو اٹھ کر مہمانوں کے بستر دیکھتے اور حسب ضرورت اپنا بستر عطا فرماتے تھے۔ رفیق حضرت مسیح موعود بیان کرتے ہیں کہ ماں کی طرح ہمارا خیال فرماتے تھے، مہمان کو چارپائی عطا فرماتے اور خود زمین پر تشریف رکھتے، اکثر یہ ہوتا کہ باہر آ کر استقبال فرماتے اور باہر تک الوداع کہنے کے لئے تشریف لاتے۔ بچوں کے ساتھ بھی بہت شفقت اور رحم کے ساتھ پیش آتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مہمان نوازی میں خدا بھی برکت نازل فرماتا تھا۔ کئی دفعہ خدا نے آپ کو خبر دی اور آپ نے بھوکے سوئے ہوئے مہمانوں کے لئے کھانے کا انتظام کروایا اور بہت دفعہ تھوڑا سا کھانا بھی خدا کی برکت سے بہت سارے لوگوں نے سیر ہو کر کھایا اور کھانا پھر بھی بچ گیا اور رفقاء بطور تبرک وہ کھانا گھر والوں کے لئے بھی لے گئے۔ غرض آپ مہمانوں کا بہت خیال رکھتے اور اپنے رفقاء کو بہت زیادہ تلقین فرماتے رہتے تھے اور تاکید فرماتے تھے کہ مہمان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ حضور نے فرمایا کہ یہ فقرہ آج بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا اس وقت اہم تھا۔ اس لئے کارکنان اس کا خیال رکھیں اور تمام کارکنان اپنے فرائض احسن رنگ میں ادا کریں اور دعا بھی کریں کہ خدا تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں حضور انور نے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب لندن کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ گزشتہ دنوں راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے مکرم ملک مبرور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ نوابشاہ اور محترمہ رابعہ بیگم صاحبہ کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا اور تینوں مرحومین کا ذکر بھی فرمایا۔

مستحق طلباء کی امداد

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

جس طرح ہماری جماعت دوسرے کاموں کے لئے چندہ کرتی ہے اسی طرح ہر گاؤں میں اس کیلئے کچھ چندہ جمع کرلیا جائے۔ جس سے اس گاؤں کے اعلیٰ نمبروں پر پاس ہونے والے لڑکے یا لڑکوں کو وظیفہ دیا جائے اس طرح کوشش کی جائے کہ ہر گاؤں میں دو تین طالب علم اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ (30/اکتوبر 1945ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم کے تحت حضرت مصلح موعود کی اس خواہش کی تکمیل کیلئے نگران امداد طلبہ کا شعبہ اس نیک اور مفید کام میں مصروف ہے۔ اور سینکڑوں غریب طلبہ اس شعبہ کے تعاون سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ امداد طلبہ کا یہ شعبہ اس تعاون کو آمد ہونے کے ساتھ ہی بہتر طور پر ممکن بنا سکتا ہے۔ لیکن اس کی آمد اس وقت بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔ طلباء کی کتب، یونیفارم اور مقالہ جات کیلئے رقم کی فوری ضرورت ہے۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس
3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری 8 ہزار سے 10 ہزار روپے تک سالانہ
2۔ کالج لیول 24 ہزار سے 36 ہزار روپے تک سالانہ
3۔ بی ایس سی ۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کا اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ''امداد طلبہ'' میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

جنہیں تم نے مردہ سمجھ لیا، وہ مرے نہیں، وہ مرے نہیں

’’مسافرانِ رہِ وفا‘‘

یہ مسافرانِ رہِ وفا، بڑے عزم سے بڑی شان سے
سرِ بزمِ یار گزر گئے لہو سلسلوں میں جہان سے
وہ جو حوصلے تھے پہاڑ سے، تھے بلند وہم و گمان سے
وہ جنہیں وفا تھی عزیز تر، کہیں بڑھ کے رشتۂ جاں سے

مرے دوستوں نے وفا کئے وہ جو عہد باندھے تھے یار سے
اک عجیب عالم شوق میں سردار ضبط و قرار سے
نئے باب لکھتے چلے گئے مئے دلبری کی خُمار سے
کوئی کیفیت ہو، کوئی گھڑی، انہیں یاد کرتے ہیں پیار سے

نہیں رسم کوئی نئی کہ جاں، درجانِ جاناں پہ وار دیں
یہ محبتوں کے ہیں سلسلے انہیں کس طرح سے بسار دیں
جو کہیں ملے نئی زندگی اسی راہ میں کئی بار دیں
یہ بساط، دل کی بساط ہے، کہو کس طرح اسے ہار دیں

چلو اے جماعتِ عاشقاں! کوئی اس کے جیسا سفر نہیں
یہاں دل کے جذبوں کا مول ہے، یاں اساس کوئی ہنر نہیں
پسِ مرگ، وعدۂ وصل ہے، ہمیں جان دینے کا ڈر نہیں
مگر اے رفیقِ شبِ ستم، تری قسمتوں میں سحر نہیں

تمہیں کیا لگا تھا کہ ظلمتوں سے مٹا کے رکھ دو گے نُور کو
تمہیں لگ رہا تھا کہ روک سکتے ہو روشنی کے ظہور کو
ابھی وقت ہے کرو ہوش کچھ تو نکال پھینکو فتور کو
کہیں آسماں نہ مٹا کے رکھ دے تمہارے کبر و غرور کو

یہی لوگ فخرِ جہان ہیں، تمہیں لگ رہا ہے حقیر ہیں
تمہیں تاب کیا کہ سمجھ سکو، شہِ شش جہت کے سفیر ہیں
تری مشقِ ظلم کو چیر دیں، یہ دعائے شب کے وہ تیر ہیں
مرا یار توڑے گا خود اُنہیں، جہاں جو بھی دستِ شریر ہیں

سنو وہ خدائے عظیم تر مری ڈھال ہے جو پرے نہیں
جو کسی کے دستِ دعا میں ہے وہ عذاب تم سے ورے نہیں
سُنو اہلِ تیغِ جُنوں سنو! کبھی ہم عُدو سے ڈرے نہیں
جنہیں تم نے مُردہ سمجھ لیا! وہ مَرے نہیں، وہ مَرے نہیں

فرید احمد نوید

اردن مشن کی بنیاد

خلیج فارس سے مراکش تک پھیلی ہوئی عرب دنیا میں شرق اردن (Jordon) ایک نہایت مشہور مملکت ہے ۔ اردن کا علاقہ صدیوں تک دمشق، حمص اور فلسطین کی طرح شام کی اسلامی عملداری میں شامل رہا۔مگر پہلی جنگ عظیم کے بعد اسے برطانیہ کے زیر حمایت ایک مستقل ریاست تسلیم کرلیا گیا۔ یہ ریاست دوسری جنگ عظیم کے خاتمہ پر برطانوی انتداب سے آزاد اور خودمختار ہو گئی اور عبداللہ بن الشریف حسین الہاشمی اس کے پہلے آئینی بادشاہ قرار پائے۔

شاہ عبداللہ والیٔ اردن کی بادشاہت کے تیسرے سال مولوی رشید احمد صاحب چغتائی واقف زندگی 3 مارچ 1948 ء کو حیفا سے شرق الاردن کے دارالسلطنت عمان پہنچے اور ایک نئے احمدی مشن کی بنیاد ڈالی۔ یہ مشن 7 جولائی 1949ء تک جاری رہا۔اس کے بعد آپ شام و لبنان میں تشریف لے گئے اور دین برحق کی منادی کرنے لگے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود نے مولوی رشید احمد صاحب چغتائی کو قادیان سے رخصت کرتے وقت حسب ذیل ہدایات ان کی نوٹ بک میں تحریر فرمائی تھیں۔

’’رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں ان باتوں سے پرہیز کرو جن سے تعلق نہ ہو۔قرآن کریم فرماتا ہے لغو باتوں سے پرہیز کرو، ...... ہدایات بہت دی جاچکی ہیں ان کو یاد کریں اور ان پر عمل کریں۔کسی نے کہا ہے ’’ایاز قدر خود بشناس‘‘ اس مقولہ کو یاد رکھو، ہم غریب لوگ ہیں۔ہم نے اپنے ذرائع سے کام لے کر دنیا فتح کرنی ہے یہ سبق بھولا تو (دعوت الی اللہ) یونہی بیکار ہو جائے گی۔ باقی فتح دُعاؤں اور نماز اور روزہ سے آئے گی۔(دعوت الی اللہ) سے زیادہ عبادت اور دُعا اور روزہ پر زور دو۔

خاکسار مرزا محمود احمد

(23/10/1946)‘‘

پھر 3 نومبر 1947ء کو مولوی صاحب کا ایک خط ملاحظہ کر کے ارشاد فرمایا:۔

’’اب وقت کام کا ہے ۔ (دعوت الی اللہ) پر زور دے کر ایک موت وارد کریں تا احمدیت دوبارہ زندہ ہو اور مالی اور روحانی قربانی کی جماعت کو نصیحت کریں۔اب ہر ملک کو ایسا منظّم ہونا چاہئے کہ ضرورت پڑنے پر وہی (دعوت الی اللہ) اور سلسلہ کا بوجھ اٹھا سکے ۔ پہلے بہت سستی ہو چکی۔ اب ایک معجزانہ تغیر ہمارے (مربیان) اور جماعت میں پیدا ہونا چاہیے‘‘۔

اُردن مشن کی ابتداء نہایت پریشان کن ماحول اور حوصلہ شکن حالات میں ہوئی۔قضیہ فلسطین کے باعث ہر طرف ابتری پھیلی ہوئی تھی اور دوسرے کثیر التعداد مظلوم فلسطینی لوگوں کی طرح حیفا کے متعدد احمدی گھرانوں کو بھی ہجرت کر کے شام و لبنان میں پناہ گزین ہونا پڑا تھا۔خود مولوی رشید احمد صاحب چغتائی جو حیفا ہی سے اُردن میں تشریف لائے تھے محض اجنبی اور غریب الدیار تھے۔

مولوی صاحب موصوف نے اپنی، علمی اور اصلاحی سرگرمیوں کا آغاز ایک ہوٹل سے کیا جہاں آپ صرف چند ہفتے مقیم رہے مگر پھر جلد ہی اخراجات میں تنگی کی وجہ سے اپنے ایک عرب دوست السید عبد الکریم المعایطه ابن الحاج محمد هلال المعایطه کے ساتھ ایک کمرہ میں رہائش پذیر ہوگئے ۔ چند ماہ بعد جب فلسطین کے ایک مخلص عرب احمدی پناہ گزین السید طٰہٰ القزق عمان میں آ گئے تو مولوی صاحب ان کے پاس ایک مختصر کمرہ میں منتقل ہوگئے ۔یہ کمرہ کرایہ پر لیا گیا تھا اور شارع المحطة (ریلوے روڈ) پر واقع تھا۔

(الفضل 12 مئی 2011ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

تمام احمدی خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ آج اگر کوئی جماعت اس دنیا میں ہے جس میں وحدت نظر آتی ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے

ہمیں ان تمام بنیادی برائیوں کو دُور کرنا ہوگا جن کو دُور کرنا ضروری ہے۔ اور ان تمام نیکیوں کو اپنانے کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے

ہر احمدی یہ عہد کرے کہ ہم نے تقویٰ پر چلتے ہوئے آپس کے تعلقات کو بھی مضبوط کرنا ہے۔ پیار محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا کرنی ہے۔ ایک دوسرے کی غلطیوں اور لغزشوں کو بخشنا ہے۔ بدظنیوں سے اپنے آپ کو بچانا ہے تاکہ وہ وحدت پیش کر سکیں جس کے لئے حضرت مسیح موعود پیدا ہوئے تھے۔ اور اس انعام سے فیضیاب ہو سکیں جو خلافت کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا ہے تو اس وحدت کی برکت سے ہمیں نقصان پہنچانے کی دشمن کی ہر کوشش خود بخود ناکامیوں اور نامرادیوں میں بدل جائے گی

جلسہ سالانہ یو۔کے 2008ء کے موقع پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افتتاحی خطاب۔ فرمودہ 25 جولائی 2008ء

تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ، سورۃ المائدہ آیت 8 اور سورۃ النور آیت 53 کی تلاوت کے بعد فرمایا

یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں ان میں سے ایک سورہ مائدہ کی آیت ہے اور دوسری سورۃ نور کی۔ دونوں آیات میں اطاعت اور تقویٰ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ تقویٰ کا مضمون ایک ایسا مضمون ہے جس کا ذکر مختلف حوالوں سے بار بار قرآن کریم میں آتا ہے اور یہی ایک حقیقی اور انعام یافتہ مومن کا خاصہ ہے اور اس کے مومن ہونے کی نشانی ہے اور یہی چیز ہے جس کی روح اپنی جماعت میں پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود نے جلسوں کا اہتمام فرمایا تھا۔ افراد جماعت سے آپ کو جلسہ کے نیک نتائج کی وجہ سے جو توقعات تھیں اس پر ہر احمدی غور کرتے ہوئے اس کی باریکیوں کو سامنے رکھتے ہوئے عمل پیرا ہونے کی کوشش کرے تبھی وہ اس معیار کا احمدی بن سکتا ہے جو حضرت مسیح موعود ہمیں بنانا چاہتے ہیں۔ آپ اپنی جماعت کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

''ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کرلیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زُہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 439۔ مطبوعہ لندن 1986ء)

پس یہ معیار ہے جس کے پیدا کرنے کے لئے جلسوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اور یہ معیار ہے جس کے پیدا کرنے کیلئے آپ نے جلسے کا اہتمام فرمایا تھا۔ آخرت کی طرف بکلّی کون جھک سکتا ہے؟ وہی جو اس زندگی کو عارضی سمجھے۔ وہی جو تقویٰ میں بڑھنے والا ہو۔ وہی جو زُہد اختیار کرنے والا ہو اور جو اس زندگی کو عارضی ٹھکانہ سمجھنے والا ہو۔ جو اس زندگی کو عارضی سمجھے گا، جو تقویٰ میں ترقی کرے گا وہی اپنی عبادت کے بھی حق ادا کرے گا۔ ایک دوسرے سے پیار محبت کا سلوک کرنے والا ہوگا۔ ایک دوسرے کے حق ادا کرنے والا ہوگا۔ عاجزی اور انکسار اس میں پیدا ہوگا۔ مؤاخات میں دوسروں کے لئے نمونہ بننے والا ہوگا۔ بہت سے حقوق دوسروں کے انسان اس لئے مارتا ہے اور غصب کرتا ہے کہ عاجزی اور انکسار کی بجائے تکبر، خدا ترسی اور پرہیز گاری کی بجائے خود پسندی اور اپنا حق دوسروں پر فائق سمجھنا اور اس کے لئے ہر جائز ناجائز طریق اختیار کرنا اور یہانتک بڑھ جانا کہ راستبازی تو ایک طرف رہی، سچ سے بھی دُور ہٹ جانا اور جھوٹ اپنی ڈھال بنالینا ان کا طریق ہو جاتا ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ نمونہ بنیں جس کے لئے اس زمانہ کے امام کی بیعت میں شامل ہوئے دوریوں اور نفرتوں کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور پھر ایک انسان وہ مقصد جس کے لئے پہلے بے چین تھا، جس کے حصول کیلئے وہ دعائیں مانگا کرتا تھا اسے بھلا دیتا ہے۔ پھر ایسے لوگوں کا محور صرف اپنی ذات بن جاتی ہے یا اپنی اولاد یا اپنا خاندان ایسے لوگوں کا محور بن جاتا ہے۔

پس حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''اگر تم میری جماعت میں شامل ہوئے ہو اور اس لئے شامل ہوئے ہو کہ ان انعامات کے حقدار ٹھہرو جو جماعت کی ترقی سے وابستہ ہیں تو پھر یہ برائیاں تمہیں چھوڑنی پڑیں گی۔ پھر تمہیں ان راستوں پر چلنا ہوگا جو خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والے راستے ہیں۔ اپنے دل کو اُن خصوصیات کا حامِل بنانا ہوگا جو خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والے کی ہیں۔ جو تقویٰ میں ترقی کرنے والا ہو۔ جس کے لئے جماعت کی عزّت اور غیرت اپنی ذات، اپنی اولاد، اپنے خاندان، اپنے مال، اپنی جائیداد سے زیادہ اہم ہو۔ جس کا حضرت مسیح موعود کے بعد اللہ تعالیٰ کے جاری کردہ نظامِ خلافت سے بھی پیار، وفا اور محبت کا تعلق ہو۔ جو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر مضبوطی سے کاربند ہو۔ جو آپس کی نفرتوں اور تفرقوں کو محبت اور پیار، اخوت اور بھائی چارے میں بدلنے والا ہو۔ جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو ہمیشہ سامنے رکھنے والا ہو جس کا ذکر سورۃ آلِ عمران کی آیت 103 اور 104 میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:......(آل عمران : 103)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا کہ تقویٰ کا حق ہے۔ اور ہرگز نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔

پھر فرمایا:...........(آل عمران : 104)

یعنی اور اللہ کی رسّی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو۔ اور اپنے اُوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اُس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا۔ اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پہ کھڑے تھے تو اُس نے تمہیں اس سے بچالیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ شاید تم ہدایت پا جاؤ۔

ان آیات میں پہلے اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ تقویٰ ایسا ہو جو اس کا حق ہے۔ اور یہ حق عارضی طور پر قائم کر کے تم اللہ تعالیٰ کے انعامات کے مستحق نہیں بن جاؤ گے۔ بلکہ ایک دفعہ جب یہ عہد کیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہوں اور قرآن کریم کے تمام احکامات پر عمل کروں گا۔ پہلے جو غلطیاں ہو گئیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی بخشش کا طالب ہوں۔ اب زمانے کے امام کی بیعت میں آکر یہ عہد کرتا ہوں کہ مرتے دم تک تقویٰ پر چلوں گا تو یہ حقیقی تقویٰ ہے اور یہ حقیقی فرمانبرداری ہے کہ پھر اس عہد کو پورا کرے۔ قرآن کریم میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے بارہ میں جو اس قدر احکامات دیئے ہیں تو اس لئے کہ پہلی قوموں کی تباہی، پہلے نبیوں کی اُمتوں کا بگڑ جانا تقویٰ کی کمی کی وجہ سے تھا۔ آج دیکھ لیں کوئی مذہب بھی تقویٰ پر قائم نہیں۔ حتیٰ کہ...... وہ بھی باوجود اصل تعلیم کے موجود ہونے کے تقویٰ سے دُور ہیں۔ (۔) کیونکہ آخری شرعی دین ہے، وہ تعلیم ہے جس پر دین مکمل ہو گیا اور اب قیامت

تک کوئی نئی تعلیم اور نئی شریعت نہیں آنی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ جہاں اس شرعی کتاب کو اصلی حالت میں محفوظ رکھے وہاں اس پر عمل کروانے کے لئے مختلف زمانوں میں ایسے افراد اور مجدّد بھیجتا رہا جو دین پر عمل کرنے والے اور سمجھنے والے تھے۔ اور اس زمانے میں حضرت محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو اس دُنیا میں بھیجا تا کہ وہ اُن راہوں کی صحیح طرح سے تعیین کر کے ہمیں دکھائے۔ اُن پر مسلسل ہمیں بُلاتا رہے جو تقویٰ کی راہیں ہیں۔ پس آج ہر اُس شخص کا فرض ہے جو اپنے آپ کو زمانے کے امام سے منسوب کرتا ہے کہ تقویٰ پر چلے کیونکہ تقویٰ پر چل کر ہی ہم اللہ تعالیٰ کے انعامات کے مستحق بنیں گے۔

پس ہمیں اس کا اہل بننے کے لئے اللہ تعالیٰ کے خوف کو ہر وقت دل میں قائم رکھنا ہوگا۔ اور یہ خوف کس طرح قائم رکھنا ہے؟ ایک حدیث میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کے احکام کی فرمانبرداری کرنے والے بنے رہو اور کبھی اُس کی ناشکری نہ کرو۔ ہمیشہ اُس کی یاد سے اپنے دلوں کو معطّر رکھو اور اُسے کبھی نہ بھولو۔

پس یہ معیار اس وقت حاصل ہوں گے جب انسان اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے قربان کر دے۔ کامل فرمانبرداری اُس وقت ہوگی جب خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک مومن کو اپنے آپ کو نقصان میں بھی ڈالنا پڑے تو ڈالے۔ اپنا نقصان بھی ہوتا ہو تو ہو جانے دے لیکن اپنے بھائی کے حقوق کی تلفی نہ کرے۔ اور پھر تنگی، ترشی، عسر یا یُسر ہر حالت میں خدا تعالیٰ کا شکر گزار بنے۔ اور یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ یقیناً یہ تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں کو چاہتا ہے۔ اور پھر ذکر الٰہی اور عبادت کے بھی وہ معیار حاصل کرو جو خدا تعالیٰ کا مزید قُرب دلانے والے ہوں۔ اور یہ حالت ایک سچے مومن کی اُس وقت تک رہنی چاہئے جب تک کہ انسان کے جسم میں جان ہے، جب تک کہ زندگی کی کوئی بھی رمق باقی ہے۔ پس یہ چیز ہے جو ہمیں اپنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

پھر اگلی آیت جو مَیں نے پڑھی ہے، اُس میں اللہ تعالیٰ نے وہ طریق سکھایا ہے کہ کس طرح تم اس پر قائم رہ سکتے ہو۔ فرمایا: وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا اور اللہ کی رسّی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو۔

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ قوموں کا انحطاط اس لئے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ دین میں اپنی مرضی کی طرح طرح کی بدعات شامل کر لی جاتی ہیں۔ بنی اسرائیل کے انحطاط کی بھی یہی وجہ تھی۔ مثلاً قرآن کریم میں اُن کے متعلق آتا ہے ...... (البقرہ:65) اور یقیناً تم اُن لوگوں کو جان چکے ہو جو سبت کے معاملے میں زیادتی کرنے والے تھے۔ ہم نے انہیں کہا جاؤ ذلیل بندر بن جاؤ۔ پس جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی کی اور اُن حدود کو پھلانگنا چاہا جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کی تھیں، تقویٰ سے عاری ہو گئے تو پھر سزا کے طور پر اللہ تعالیٰ نے اُنہیں ذلیل کر دیا۔ نقّالی اُن میں پیدا ہو گئی۔ منافقت ان میں پیدا ہوگئی۔ اور آج جیسا کہ میں نے کہا باوجود قرآن کریم کے اصلی حالت میں موجود ہونے کے (۔) کی بھی یہی حالت ہو گئی ہے۔ صرف دیکھنے اور محسوس کرنے کے لئے بینا آنکھ چاہئے اور محسوس کرنے والا دل چاہئے۔ اور اس زمانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بھی پیشگوئی تھی، یہ بھی ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایسے حالات پیدا ہوں گے جب گھبراہٹ اور بے چینی کی حالت میں (۔) کے لوگ (۔) کی طرف جائیں گے تو وہاں اُنہیں (۔) اور (۔) نظر آئیں گے۔ کیوں؟ اس لئے کہ تقویٰ اُٹھ جائے گا۔ زمانے کے امام کا انکار خود بھی کر رہے ہوں گے اور لوگوں کو بھی مجبور کر رہے ہوں گے کہ کرو ورنہ ہم یہ کر دیں گے اور وہ کر دیں گے۔ صرف اس لئے کہ ہماری دکان چمکی رہے۔

پس جب ہم ان کی طرف دیکھتے ہیں تو ہم میں مزید شکر گزاری کی حالت پیدا ہوتی ہے اور ہونی چاہئے کہ ہمیں اُس خدا نے حضرت مسیح موعود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے جس نے اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہوئے آپ کو بھیجا تا کہ (۔) میں تقویٰ پر چلنے والوں کی ایک جماعت قائم ہو اور قائم رہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ ...... کہ اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لو تو یہی ایک بات ہے جو ہمیں تقویٰ پر چلانے والی اور بگڑنے سے بچانے والی ہوگی۔

حبل اللہ کیا ہے؟ ایک حدیث میں آتا ہے کہ خدا کی کتاب، قرآن کریم حبل اللہ ہے جو آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی ہے۔

پس قرآن کریم کے احکامات کو پڑھنا، سمجھنا اور اُس پر عمل کرنا ہی ہے جو ایک مومن کو حبل اللہ سے چمٹائے رکھے گا۔ اور جو خلاصہ ہے ان احکامات کا وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور کامل فرمانبرداری، .... اور حضرت مسیح موعود پر ایمان اور کامل فرمانبرداری اور خلافت سے وفا اور اطاعت کا تعلق جو ان تین باتوں پر دل کی گہرائیوں سے عمل کرنے والا ہوگا وہی متقیوں کی فہرست میں شامل ہوگا اور وہی حبل اللہ کو پکڑنے والا ہوگا۔

اس آیت میں مزید وضاحت فرمائی گئی ہے کہ صرف انفرادی تعلق جو کسی بھی مومن کا خدا سے ہے یا نبی سے ہے یا خلیفۂ وقت سے ہے کافی نہیں جب تک کہ تم جماعت کی اکائی کی اہمیت کو نہ سمجھو۔ وَلَا تَفَرَّقُوْا کہہ کر اس طرف توجہ دلائی کہ تفرقہ نہ ڈالو۔ ایک مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اس طرح بن جاؤ جس طرح ایک ماں کے پیٹ سے دو بھائی۔ ایک دوسرے سے رنجشوں کو دُور کرو۔ پس جماعت کی مضبوطی بھی اس وقت قائم ہوگی جب آپس میں پیار محبت کی فضا پیدا ہوگی۔ اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق بھی تبھی پیدا ہوگا جب ایک دوسرے کے گناہ معاف کرنے کی عادت پڑے گی۔ اور پھر یہ اعلیٰ اخلاق ہیں جو مرنے کے بعد بھی خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کا وارث بنائیں گے۔

ایک حدیث میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ کونسی چیز اکثر لوگوں کو جنت میں لے جائے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ اللہ کا تقویٰ اور عمدہ اخلاق ہیں۔

پھر ایک حدیث میں آتا ہے حضرت عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذرؓ کو مخاطب ہو کر فرمایا۔ اے ابوذر! ایمان کے کڑوں میں سے کونسا کڑا زیادہ مضبوط ہے؟ اُنہوں نے کہا کہ اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی خاطر دوستی کرنا، اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرنا اور اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ناراض ہونا۔ یہ سب مضبوط کڑے ہیں۔

(رواہ البیھقی فی شعب الایمان بحوالہ مشکوٰۃ کتاب الادب حدیث نمبر 5014)

پس اس مضبوط کڑے کو پکڑنے کی ضرورت ہے۔ اگر جماعت کا ہر فرد اِس کی اہمیت سمجھ لے تو ہر فرد جماعت مضبوط زنجیر کے مضبوط کڑے کا کردار ادا کرنے والا ہوگا۔ ہر فرد جماعت نہ صرف اس مضبوط کڑے کو پکڑ کر خود اپنے ایمان کو مضبوط کر رہا ہوگا بلکہ ہر شخص وہ مضبوط کڑا بن جائے گا جو دوسرے میں پرویا ہوا ہے۔ اور ایک ایسی زنجیر کی شکل اختیار کر جائے گا جس کی مضبوطی کی ضمانت اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

حضرت مسیح موعود نے جلسے کی اغراض بیان فرماتے ہوئے ایک غرض یہ بھی بیان فرمائی کہ: ’’اس جماعت کے تعلقات اخوّت استحکام پذیر ہوں گے‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد نمبر 1 صفحہ 340۔ مطبوعہ لندن 1986ء)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہوسکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد نمبر 1 صفحہ 442۔ مطبوعہ لندن 1986ء)

پھر آپس میں محبت اور پیار کو کِس طرح بڑھانا ہے۔ کس طرح اپنے اندر برداشت پیدا کرنی ہے تا کہ جماعت میں مضبوطی پیدا ہو۔ اس بارے میں آپ فرماتے ہیں ’’اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر مَیں بھی دیدہ و دانستہ اُس سے سختی سے پیش آؤں۔ بلکہ مجھے چاہئے کہ میں اُس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کے لئے رو رو کر دُعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد نمبر 1 صفحہ 442۔ مطبوعہ لندن 1986ء)

پس یہ ہے صُلح کی بنیاد ڈالنے کا حقیقی طریق۔ یہ ہے دلوں کی کدورتوں کو دور کرنے کا حقیقی طریق۔ یہ ہے تفرقہ ختم کرنے کا طریق۔ اگر بدلے لینے شروع کر دیئے جائیں، اگر چھوٹی چھوٹی باتوں کو طول دینا شروع کر دیا جائے تو نفرتیں پھیلتی ہیں۔ پھر معاشرے میں امن قائم ہونے کی بجائے فساد پھیلتا ہے۔ پھر کینے اور بُغض جنم لیتے ہیں۔ پھر انسان تقویٰ سے دُور ہوتا چلا جاتا ہے۔ پھر ایمان کے مضبوط کڑے پر ہاتھوں کی گرفت ڈھیلی ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور پھر اس سے کسی دوسرے کا یا جماعت کا تو کوئی نقصان نہیں ہوتا، انسان خود اپنی دنیا و عاقبت خراب کر لیتا ہے۔

پس ایک مومن کی یہ نشانی بتائی کہ ہر قسم کے تفرقوں سے بچو۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’کوئی سچا مومن نہیں ہوسکتا جب تک اُس کا دِل نرم نہ ہو۔ جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دُور نہ ہو جائیں۔‘‘ فرمایا۔ ’’بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں۔ اور غُصّہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 442-443۔ مطبوعہ لندن 1986ء)

پس یہ وہ معیار ہیں جو حضرت مسیح موعود ہم میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ یہ باتیں ہیں جو اللہ کی رسّی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑنے میں کردار ادا کریں گی۔ یہی باتیں ہیں جو تفرقہ سے بھی بچائیں گی۔ یہی باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا وارث بنائیں گی۔

اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت کا ہم آج کل بہت ذکر کرتے ہیں، خاص طور پر اس سال کے حوالے سے اور وہ ہے خلافت کی نعمت۔ خطبے میں مَیں نے ذکر کیا تھا کہ ہم دوسروں میں یعنی دوسرے (۔) میں اس نعمت کے نہ ہونے کی وجہ

سے دل پھٹے ہوئے ہونے کے نظارے دیکھتے ہیں اور حقیقت میں ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ کسی احمدی کو اس غلط فہمی میں نہیں پڑنا چاہئے کہ ہمارے خلاف تو یہ سب اکٹھے ہیں شاید اُن کا جتھا بن گیا ہے یا ان میں آپس کی محبت یا کوئی گہرا تعلق پیدا ہوگیا ہے۔ ان کے آپس کے جو تعلقات ہیں اُن کی حقیقت تو اخبار پڑھنے والے سمجھتے ہیں۔ اخباروں سے عیاں ہے کہ ان کا آپس میں کیا حال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی حالت کا نقشہ قرآن کریم میں کھینچا ہے۔فرمایا۔ ...... (الحشر: 15) یعنی تو ان کو ایک قوم خیال کرتا ہے لیکن اُن کے دل پھٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ آج اگر ان میں کوئی اکائی ہوتی تو باوجود کئی (۔) ملکوں کے وسائل اور دولت کے دنیا میں ان کی بیچارگی یوں نظر نہ آرہی ہوتی۔ اگر جماعت احمدیہ کے خلاف بظاہر یہ ایک لگتے ہیں تو یہ بھی جماعت احمدیہ کی سچائی کے سامان اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائے ہیں۔ تبھی تو یہ اس نعمت سے محروم ہیں اور اس نعمت کی تلاش میں ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کا یہ انعام تقویٰ پر چلنے والوں کے لئے ہے۔ یہ وعدہ اُن کے لئے ہے جو ایمان لائے۔ لیکن یہ تو مسیح موعود پر ایمان نہیں لائے۔ یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کا انکار کئے بیٹھے ہیں۔ اُنہیں یہ نعمت کس طرح مل سکتی ہے یہ تو ایمان لانے کے بعد پھر تقویٰ کی کمی کی وجہ سے دوبارہ آگ کے گڑھے کے کنارے پر جمع ہونا شروع ہوگئے ہیں۔ لیکن یہاں یہ بات ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ یہ منسوب تو اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتے ہیں اس لئے اُس محبت کا تقاضا ہے جو ایک احمدی کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھری ہوئی ہے اور ہونی چاہئے کہ ان کو اس گڑھے میں گرنے سے بچائیں۔ وہ حقیقی راہ دکھائیں جو انعام یافتہ لوگوں کا راستہ ہے۔ دوسرے ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ نعمت جو اللہ تعالیٰ کے انعاموں میں سے ایک بہت بڑا انعام ہے ہم خود بھی اس کی قدر کرنے والے اُس وقت کہلا سکیں گے جب ہم اپنے بھی جائزے لیں اور جائزے ہمیشہ لیتے رہیں۔ آپ اپنے تقویٰ پر بھی نظر رکھیں۔ خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کی طرف بھی توجہ ہو۔ خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو۔ زُہد اور تقویٰ میں ترقی ہو۔ خدا ترسی اور پرہیز گاری اور ہمدردی میں بڑھنے والے ہوں۔ جیسا کہ مَیں پہلے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے بیان کر چکا ہوں کہ آپ یہی کچھ ہم سے چاہتے ہیں۔

شروع میں جو دو آیات میں نے تلاوت کی تھیں اُن دونوں میں بھی، جیسا کہ میں نے بتایا، دو باتوں کی طرف خاص توجہ دلائی گئی ہے۔ ایک اطاعت اور دوسرے تقویٰ۔ اصل میں تو اطاعت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ پس اگر تقویٰ ہوگا تو پھر اطاعت بھی ہوگی۔ پس اس اہم حقیقت کو ہر احمدی کو پکڑ لینا چاہئے۔ جو آیات میں نے پڑھی تھیں اُن کا ترجمہ یہ ہے۔ پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ’’اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کرو۔ اور اس کے عہد کو جسے اُس نے تمہارے ساتھ مضبوطی سے باندھا۔ جب تم نے کہا کہ ہم نے سُنا اور ہم نے اطاعت کی۔ اور اللہ سے ڈرو۔ اللہ یقیناً سینوں کی باتیں خوب جانتا ہے۔‘‘

پھر سورۃ نور کی آیت بھی تلاوت میں آئی تھی۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔ ’’اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے۔ اللہ سے ڈرے اور اس کا تقویٰ اختیار کرے تو یہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں‘‘۔

ان آیات کے مضمون اور طرز تخاطب سے صاف ظاہر ہے کہ یہ ہدایت خاص طور پر اُن لوگوں کے لئے ہے جو ایمان لانے والے ہیں۔ گو یہ آیت ہر (۔) کو اس عہد اور اُس نعمت کی یاد دلاتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں (۔) پر اُتاری۔ یہ نعمت جس کی اطاعت کا عہد ہر (۔) پر فرض ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود کی آمد کے بعد خاص طور پر (۔) کی جماعت میں داخل ہونے والوں کو اس کی پابندی کرنے کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔

ایک نعمت پندرہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے اتاری، اُسے ہم نے قبول کیا۔ ہمارے آباؤ اجداد نے قبول کیا اور بڑی حفاظت سے وہ نعمت ہم تک پہنچائی۔ پس اس نعمت کی قدر کرنا، اُسے ہمیشہ یاد رکھنا، اس سے استفادہ کرنا ہر احمدی (۔) مومن کا کام ہے۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نعمت کے بعد جس دائمی قدرت کے جاری ہونے کی ضمانت دی تھی جو پھر ایک نعمت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اس کی قدر کرنا اور اس سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے کا بھی حکم ہے۔ ان نعمتوں کی قدر کا حق ہم اُس وقت ادا کرنے والے ہوں گے یا ادا کرنے والے کہلا سکیں گے جب تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے اس عہد کو پورا کرنے والے ہونگے جو ایک (۔) نے اور پھر ایک احمدی (۔) نے (۔) اور احمدیت قبول کرتے ہوئے کیا ہے اور کرتا ہے۔ اس عہد کی مضبوطی اُس وقت ہوگی جب تمام شرائط بیعت کو، تقویٰ کے باریک در باریک معنوں کو بھی ہم ماننے والے ہوں گے۔ جب اطاعت کے معیار قائم کرنے والے ہوں گے۔

ہم جو حضرت مسیح موعود کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں ہمیں اب کیا کرنا ہے؟ جیسا کہ میں نے کہا تقویٰ کے باریک در باریک پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے عہد بیعت کو بھی نبھانا ہے۔ یہ عہد بیعت کیا ہے؟ یہ عہد بیعت وہ شرائط ہیں جو حضرت مسیح موعود نے پیش فرمائی تھیں۔ اس عہد کی مضبوطی تب ہوگی جب آپ کے دعویٰ مسیحیت اور مہدویت کے ساتھ اس بات پر بھی یقین رکھنے والے ہوں گے کہ جو آپ نے فرمایا کہ ’’تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے‘‘۔ (الوصیت روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 305) جو میرے جانے کے بعد آئے گی۔ پس یہ جو بعض لوگوں کے ذہن میں ہے اور اس کو میں کہتا ہوں خنّاس فرمایا گیا تھا اور آج بھی بعض ایسی باتیں کرتے ہیں کہ ہم مسیح موعود کو مانتے ہیں۔ خلافت کی بیعت ضروری نہیں۔ یہ لوگ نعمت کے بھی انکاری ہیں اور عہد کو بھی توڑنے والے ہیں۔ اور نتیجتاً حضرت مسیح موعود کی اطاعت سے بھی باہر نکلنے والے ہیں۔ پس تقویٰ پر چلنے والے اور نعمت کی قدر کرنے والے اور عہد کی پابندی کرنے والے اور اطاعت کے کامل دائرہ میں رہنے والے وہی لوگ ہیں جو قرآن کریم کے تمام احکامات پر عمل کرنے والے ہیں اور نبی پر ایمان لانے والے ہیں اور کامل ایمان لانے والے ہیں اور خلافت سے بھی پختہ تعلق قائم رکھنے والے ہیں۔

پس اس لحاظ سے آپ اُن خوش قسمت لوگوں میں شامل ہیں جو ان تمام باتوں پر عمل کرنے والے ہیں۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ سب کچھ مان لینے اور کر لینے کے بعد پھر اللہ تعالیٰ ان ماننے والوں اور اطاعت میں آنے والوں کو فرماتا ہے واتّقُوا اللّٰہ کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یہ جو تمام باتیں ہیں، شرائط ہیں ان پر قائم رہنے کے لئے تقویٰ کی ضرورت ہے۔ **ایمان کو کمال تک پہنچانے کے لئے اللہ کا خوف اور تقویٰ ضروری ہے۔ تقویٰ کے بھی آگے کئی مرحلے ہیں۔** پس آج جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر انعام کیا اور اپنے بے انتہا فضلوں سے ہمیں نوازا اور آج ہم خلافت احمدیہ کے (100) سو سال پورے ہوتے بھی دیکھ رہے ہیں۔ اور نہ صرف (100) سو سال پورے ہوتے دیکھ رہے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مشاہدہ کرتے ہوئے کامیابیوں اور کامرانیوں کے جلو میں اسے آگے بڑھتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔

جماعت کس طرح اللہ تعالیٰ کے انعاموں اور فضلوں کو سمیٹ رہی ہے یا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش کس طرح ہو رہی ہے یہ انشاء اللہ تعالیٰ جیسا کہ روایت ہے دوسرے دن کی تقریر میں بتایا جاتا ہے۔ کل انشاء اللہ اس بارہ میں بتاؤں گا۔ تو بہر حال جماعتی ترقیات اور اللہ تعالیٰ کے بے شمار اور اَن گنت احسانات اور فضل جو جماعت پر برس رہے ہیں یہ ہمیں اس طرف توجہ دلانے والے ہونے چاہئیں، تقویٰ میں قدم بڑھاتے چلے جانے والے ہونے چاہئیں تا کہ ہم میں سے ہر شخص اُن برکات سے فیض پانے والا بنتا چلا جائے جو اللہ تعالیٰ جماعت پر نازل فرما رہا ہے۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود ہم سے کیا توقع رکھتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

’’بعض گناہ موٹے موٹے ہوتے ہیں مثلاً جھوٹ بولنا، زنا کرنا، خیانت، جھوٹی گواہی دینا اور اتلافِ حقوق، شرک کرنا وغیرہ‘‘۔

(ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ 653 جدید ایڈیشن)

اب دیکھیں جھوٹی گواہی اور دوسروں کے حق مارنے کو آپ نے زنا اور شرک کے ساتھ رکھا ہے۔ یعنی جھوٹ، خیانت، جھوٹی گواہی اور دوسروں کے حق مارنا جو اکثر مقدموں میں کر جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں۔ جھگڑوں میں بھی ایسی باتیں سامنے آجاتی ہیں۔ بعض لالچ میں کر جاتے ہیں لیکن نہیں سمجھتے کہ حضرت مسیح موعود نے ان کو زنا اور شرک کے برابر گناہوں کی فہرست میں شامل فرمایا ہے۔ مثلاً گزشتہ دنوں میں مَیں نے خطبہ دیا تھا کہ ٹیکس چوری نہ کریں۔ جھوٹی آمد یا مالی حالات جو ہیں وہ غلط طور پر حکومت سے نہ چھپائیں بلکہ سچی بات کریں تو مجھے خط آئے کہ ہم سمجھے تھے کہ اس حد تک غلط بیانی کر کے حکومت سے منافع لینا جائز ہے۔ اب ہمیں سمجھ آگئی ہے اب ہم نے بند کر دیا ہے۔ اسی طرح عدالتوں میں اور قضا میں بغیر سوچے سمجھے جھوٹی گواہیاں بھی دیتے ہیں یہ سب تقویٰ سے دُور کرنے والی باتیں ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی کو جب نصیحت کی جاتی ہے تو فوراً ردّعمل کے طور پر اس کی اصلاح بھی ہوتی ہے اور اُس برائی کو دور کرنے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ یہ بھی خلافت کی برکات میں سے ایک برکت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کے ساتھ دلی تعلق پیدا کیا ہوا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:۔

’’لیکن بعض گناہ ایسے باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان میں مبتلا ہوتا ہے اور سمجھتا ہی نہیں۔ جوان سے بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اسے پتہ نہیں لگتا کہ گناہ کرتا ہے مثلاً گلہ کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ ایسے لوگ اس کو بالکل ایک معمولی اور چھوٹی سی بات سمجھتے ہیں۔ حالانکہ قرآن شریف نے اس کو بہت ہی بڑا قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ اَیُحِبُّ اَحَدُکُم ...... (الحجرات: 13) خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے کہ انسان ایسا کلمہ زبان پر لاوے جس سے اس کے بھائی کی تحقیر ہو اور ایسی کارروائی کرے جس سے اس کو حرج پہنچے۔ ایک بھائی کی نسبت ایسا بیان کرنا جس سے اس کا جاہل اور نادان ہونا ثابت ہو یا اس کی عادت کے متعلق خفیہ طور پر بے غیرتی یا دشمنی پیدا ہو۔ یہ سب بُرے کام ہیں۔ ایسا ہی بخل، غضب یہ سب بُرے کام ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے اسی ارشاد کے موافق پہلا درجہ یہ ہے کہ انسان ان سے پرہیز کرے اور ہر قسم کے گناہوں سے جو خواہ

آنکھوں سے متعلق ہوں یا کانوں سے، ہاتھوں سے یا پاؤں سے، بچتا رہے۔ کیونکہ فرمایا ہے .... (بنی اسرائیل: 37) یعنی جس بات کا علم نہیں خواہ نخواہ اس کی پیروی مت کرو۔ کیونکہ کان، آنکھ، دل اور ہر ایک عضو سے پوچھا جاوے گا۔

بہت سی بدیاں صرف بدظنی سے ہی پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایک بات کسی کی نسبت سنی اور جھٹ یقین کرلیا۔ یہ بہت بری بات ہے۔ جس کا قطعی علم اور یقین نہ ہو اس کو دل میں جگہ مت دو۔ یہ اصل بدظنّی کو دُور کرنے کے لئے ہے کہ جب تک مشاہدہ اور فیصلہ صحیح نہ کرے نہ دل میں جگہ دے''۔ (جب تک صحیح طرح دیکھ نہ لو غور نہ کرلو ایسی باتوں کو دل میں جگہ نہ دو)۔''اور نہ ایسی بات زبان پر لائے۔ یہ کیسی محکم اور مضبوط بات ہے۔ بہت سے انسان ہیں جو زبان کے ذریعہ پکڑے جائیں گے۔ یہاں دنیا میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے آدمی محض زبان کی وجہ سے پکڑے جاتے ہیں اور اُنہیں بہت کچھ ندامت اور نقصان اُٹھانا پڑتا ہے''۔

(ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ 653 تا 654)

اب دیکھیں کس باریکی سے حضرت مسیح موعود ہمیں تقویٰ کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ اب گِلہ کرنا بھی عام بات سمجھی جاتی ہے۔ یہ چھوٹے چھوٹے شکوے شکایات ہیں جو پھر دوسرے کے بارے میں اُس کی غیر حاضری میں غیبت کی طرف لے جاتے ہیں۔ اس لئے آپ ہمیں اس ابتدائی حالت سے ہی ہوشیار فرما رہے ہیں کہ یہی چیزیں پھر غیبت اور چغلی بن جاتی ہیں۔ گِلہ کرنا جو ہے یہ بھی حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں اُس طرح ہی ہے جس طرح مُردہ بھائی کا گوشت کھانا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی ایسا ہی قرار دیا ہے جیسے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا۔ اور کوئی پسند نہیں کرے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ اگر کسی کی اصلاح چاہتے ہیں تو علیحدگی میں سمجھائیں۔ اگر کسی سے اپنے بارے میں سن کر شکایت پیدا ہوتی ہے تو اسے ٹھنڈے دل سے سمجھا کر وہ غلط فہمی دُور کریں۔ اس کے لئے دعا کریں۔ ورنہ یہ فاصلے بڑھتے چلے جاتے ہیں اور بھائی کے بھائی سے تعلقات نہیں رہتے۔ بلکہ پھر وہ کینوں اور بغضوں اور لڑائیوں میں بدل جاتے ہیں۔ پھر آپ نے بخل اور غضب کی نشاندہی فرمائی کیونکہ یہ سب دلوں کی سختی کا باعث بنتے ہیں اور جب دل دوسرے کے لئے سخت پڑ جائیں تو تقویٰ سے دُوری پڑ جاتی ہے۔

پس اگر تقویٰ سے قریب ہونا ہے اور اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کرنا ہے تو پھر ہر قسم کے گناہ سے بچنا ایک مومن کا کام ہے۔ کیونکہ جب انسان خدا کے حضور پیش ہوگا تو کسی گواہ کی ضرورت نہیں ہوگی کہ یہ جرم ثابت کیا جائے۔ ایک تو خدا تعالیٰ خود جانتا ہے کہ بندے نے کیا عمل کیا ہے۔ جو کچھ انسان اس دنیا میں کرتا رہا ہے یا کر رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ دوسرے ہر گناہ اور ہر غلط حرکت کے بارے میں جسم کا ہر عضو خود بولے گا۔ پس یہ بڑے ہی خوف کا مقام ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں بہت سی بدیاں صرف بدظنی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ پس بدظنی سے بچو۔ اور بدظنی سے کس طرح بچنا ہے فرمایا کہ ہر بات کو بغیر تحقیق کے نہ مان لیا کرو۔ یہ نہیں ہے کہ بغیر بات سنے ہی اس پر بدظنی شروع کر دو۔ بلکہ پہلے بات سنو اور سن کر اس کو دیکھو، غور کرو، اس کا مشاہدہ کرو، پھر فیصلہ کرو۔ ایک دوسرے کے بارے میں جب بات سنتے ہیں تو بہت سے جھگڑے اس لئے پیدا ہوتے ہیں کہ ادھر بات سنی اور اُدھر مغلوب الغضب ہوکر فوراً مرنے مارنے پر آمادہ ہوگئے۔ یا دل میں اسے جگہ دے کر پھر ایسی شکل اختیار کر لی جو بڑھتے بڑھتے کینہ میں تبدیل ہوگئی۔ اور ایسے لوگ پھر ایک رسّی سے چمٹے ہونے کا نظارہ دکھانے کی بجائے پھٹے ہوئے دلوں کا نظارہ پیش کر رہے ہوتے ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''بڑے بڑے اور کھلے گناہوں سے تو اکثر پرہیز کرتے ہیں۔ بہت سے آدمی ایسے ہوں گے جنہوں نے کبھی خون نہیں کیا۔ نقب زنی نہیں کی یا اَور اس قسم کے بڑے بڑے گناہ نہیں کئے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ وہ لوگ کتنے ہیں جنہوں نے کسی کا گلہ نہیں کیا۔ یا کسی اپنے بھائی کی ہتک کر کے اس کو رنج نہیں پہنچایا۔ یا جھوٹ بول کر خطا نہیں کی۔ یا کم از کم دل کے خطرات پر استقلال نہیں کیا؟ مَیں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ ایسے لوگ بہت ہی کم ہوں گے جو اِن باتوں کی رعایت رکھتے ہوں اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہوں۔ ورنہ کثرت سے ایسے لوگ ملیں گے جو تقریباً جھوٹ بولتے ہیں اور ہر وقت ان کی مجلسوں میں دوسروں کا شکوہ شکایت ہوتا رہتا ہے۔ اور وہ طرح طرح سے اپنے کمزور اور ضعیف بھائیوں کو دکھ دیتے ہیں''۔ فرمایا ''اس لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ پہلا مرحلہ یہ ہے کہ انسان تقویٰ اختیار کرے۔ مَیں اس وقت بُرے کاموں کی تفصیل بیان نہیں کر سکتا''۔ فرمایا ''قرآن شریف میں اوّل سے آخر تک اوامر اور نواہی اور احکام الٰہی کی تفصیل موجود ہے............ خلاصۃً یہ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کو ہرگز منظور نہیں کہ زمین پر فساد کریں۔ اللہ تعالیٰ دنیا پر وحدت پھیلانا چاہتا ہے۔ لیکن جو شخص اپنے بھائی کو رنج پہنچاتا ہے، ظلم اور خیانت کرتا ہے وہ وحدت کا دشمن ہے۔ جب تک یہ بدخیال دل سے دور نہ ہوں کبھی ممکن نہیں کہ سچی وحدت پھیلے۔ اس لئے اس مرحلہ کو سب سے اوّل رکھا''۔

(ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ 655-654)

پس ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہیے کہ آج ہم جب یہ اعلان کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ آج اگر کوئی جماعت اس دنیا میں ہے جس میں وحدت نظر آتی ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے۔ تو ہمیں ان برائیوں کو جو بنیادی برائیاں ہیں دُور کرنا ہوگا اور ان کو دُور کرنا ضروری ہے۔ اور ان تمام نیکیوں کو اپنانے کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود نے فرمایا یہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہے۔ اگر ہم یہ اختیار کرلیں تو ہم کہہ سکیں گے کہ ہم خدا اور رسول کی اطاعت کرنے والوں میں سے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کے بارے میں ہی خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ فَائِزُون میں سے ہیں۔ ان لوگوں میں سے ہیں جو بامراد ہیں۔ اور جو بامراد ہوں گے پھر وہ اس انعام سے فیض پانے والے ہوں گے جو خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے بعد ہمیں خلافت کے بندھن سے جوڑ دیا ہے۔

پس آج جلسے میں شامل ہر احمدی بلکہ دنیا میں کہیں بھی بیٹھا ہوا ہر احمدی یہ عہد کرے کہ ہم نے تقویٰ پر چلتے ہوئے آپس کے تعلقات کو بھی مضبوط کرنا ہے۔ پیار محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا کرنی ہے۔ ایک دوسرے کی غلطیوں اور لغزشوں کو بخشنا ہے۔ بدظنیوں سے اپنے آپ کو بچانا ہے تاکہ وہ وحدت پیش کرسکیں جس کے لئے حضرت مسیح موعود پیدا ہوئے تھے اور اس انعام سے فیضیاب ہوسکیں جو خلافت کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا ہے تو اس وحدت کی برکت سے ہمیں نقصان پہنچانے کی دشمن کی ہر کوشش خودبخود ناکامیوں اور نامرادیوں میں بدل جائے گی۔ اللہ کرے کہ ہر احمدی کا دل تقویٰ سے پُر ہو جائے اور کبھی کوئی احمدی بھی اپنی کسی کمزوری کی وجہ سے اس لڑی سے باہر نکلنے والا نہ بنے جو اللہ تعالیٰ نے ایک وحدت کی صورت میں ہمیں عطا فرمائی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''مجھے یہ وحی بار بار ہوئی۔............ (یعنی اللہ تعالیٰ ان کی حمایت اور نصرت میں ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں) فرماتے ہیں۔'' اور اتنی مرتبہ ہوئی کہ مَیں گن نہیں سکتا۔ خدا جانے دو ہزار مرتبہ ہوئی ہو۔ اس سے غرض یہی ہے کہ تا جماعت کو معلوم ہو جاوے کہ صرف اس بات پر ہی فریفتہ نہیں ہونا چاہئے کہ ہم اس جماعت میں شامل ہو گئے ہیں یا صرف خشک خیالی ایمان سے راضی ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی معیّت اور نصرت اُس وقت ملے گی جب سچا تقویٰ ہو اور پھر نیکی ساتھ ہو''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 652-653)

پس اس کے لئے ہر احمدی کو خاص کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ جلسے کے دن بھی اپنے فضل سے ہمیں اس لئے عطا فرمائے ہیں کہ ہم ان نیکیوں کی طرف توجہ دیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائی ہیں۔ اور ان برائیوں سے بچیں جن سے بچنے کی نصیحت کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دنوں میں دعاؤں اور توجہ کے ساتھ ہمیں اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور تقویٰ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ نسل در نسل ہم اس وحدت میں پروئے رہیں جس کا قیام خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حضرت مولوی علی محمد صاحب

حضرت حکیم مولوی اللہ بخش خان صاحب زیروی (والد محترم ثاقب زیروی صاحب) پہلے جماعت کے شدید مخالف تھے اور اپنے احمدی استاد حضرت مولوی علی محمد صاحب سے کہا کرتے تھے۔

مولوی صاحب آپ کس جماعت کے پیچھے لگ گئے ہیں۔ جس کو قدم قدم پر گالیاں ملتی ہیں اور جس کے افراد کے ہر روز منہ سیاہ کئے جاتے ہیں۔ ماشاءاللہ آپ کا سارے علاقے ہی میں بڑا وقار ہے۔ مسجد سے معقول آمد ہے۔ ہم ایسے زمینداروں کے لڑکے آپ سے علم حاصل کرنا برکت اور سعادت خیال کرتے ہیں۔ دور دور تک آپ کا علمی دبدبہ ہے۔ آپ کو نہ جانے اس کتاب (آئینہ کمالات اسلام) میں کیا نظر آگیا ہے کہ آپ یکسر گداز ہی ہوگئے ہیں''۔

مگر جب خود اس کتاب کا مطالعہ کیا تو وہی شخص اب وہی سنجیدگی کے ساتھ اپنے استاد مکرم کی اس تبدیلی عقیدہ پر غور کرنے لگا تھا اور اس کے دل میں احمدیت کے لئے تجسس و تحقیق کے لئے سچی تڑپ پیدا ہوگئی تھی۔

مکرم ثاقب زیروی صاحب بیان کرتے ہیں۔

اس مبارک و مسعود تخم ریزی کی اصل داستان مختصراً یوں ہے کہ ضلع جالندھر کے ایک رفیق حضرت مسیح موعود میاں جھنڈا دو ایک جمعوں پر حضرت مولوی علی محمد صاحب کو مسیح موعود کے ظہور پُرنور کا مژدہ سنانے آئے مگر دونوں دفعہ ان کے حکم پر مسجد سے دھکے دے کر نکال دیئے گئے۔ حتیٰ کہ وہ ایک دن حضرت مسیح موعود کے تیر بہدف نسخہ تزکیہ نفس آئینہ کمالات اسلام سے لیس ہوکر آ دھمکے اور ایسی نشست باندھ کر کمان سے تیرا چھوڑا کہ عین سینے پر لگ کر آر پار ہوگیا اور حضرت مولانا گھائل ہوگئے اور اپنے سینے سے ٹکرا کر دامن میں آکر گرنے والی اس کتاب کے چند ہی صفحات کا مطالعہ کرنے کے بعد بے ساختہ پکار اٹھے۔

ہم تو اب تک اس شخص کو صرف فیضی زماں ہی سمجھتے رہے یہ تو امام زماں نکلا۔ اللہ بخش! اسی وقت جاؤ اور مسجد کے مدار المہام سے کہہ آؤ کہ اپنی مسجد کے لئے کسی نئے خطیب و پیش امام کا انتظام کرلیں۔ کچھ عرصہ بعد حکیم اللہ بخش صاحب نے بھی ایک رؤیا دیکھ کر بیعت کرلی۔

(لاہور تاریخ احمدیت ص 405)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

وقف عارضی کے فارم پُر کرنے والے احباب متوجہ ہوں

نظارت تعلیم القرآن نے اطلاع دی ہے کہ وقف عارضی کے فارم بعض دفعہ نامکمل ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ غیر معیاری قرار پاتے ہیں اور منظوری کا خط بھجوانا ممکن نہیں ہوتا۔ متعلقہ افراد یا تصدیق کرنے والے عہدیداروں کو وجہ دور کرنے کیلئے لکھا جاتا ہے اگر وہ درست کردی جائے تو تصحیح کے بعد وہ فارمز منظور کر لئے جاتے ہیں۔ جو وجوہات منظوری میں روک بنتی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ فارمز کا مقررہ وقت سے لیٹ پہنچنا۔
2۔ پاکستان میں وقف کی بجائے بیرون ملک وقف کی درخواست کرنا۔
3۔ مقامی وقف کرنے کی درخواست کرنا (اس کی اجازت صرف خواتین کو ہے)
4۔ بلادستخط اور بلا تصدیق صدر جماعت (یا متعلقہ عہدیدار) فارمز بھجوانا۔
5۔ بلا تاریخ وقف کی درخواست کرنا۔
6۔ کم عرصہ (ہفتہ دس دن) یا جز وقتی (صرف ایک دن یا کچھ حصہ) وقف کی درخواست کرنا۔
7۔ غیر واضح اور غیر معین عرصہ یا ایڈریس لکھ کر بھجوانا۔
8۔ ایک دفعہ فارم بھجوا کر دوبارہ فوٹو کاپی ارسال کردینا۔

وقف عارضی کے فارم پر کرنے والے تمام احباب ان امور کا خیال رکھیں۔

(قائد تعلیم القران ووقف عارضی مجلس انصاراللہ پاکستان)

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران واحباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

نکاح وتقریب رخصتانہ

مکرم محفوظ احمد عابد صاحب نائب زعیم مال دارالنصر غربی منعم ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ کنزالانوار صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم چوہدری وحید عمران صاحب ابن مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب ماڈل ٹاؤن ٹیکسلا ضلع راولپنڈی ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ حق مہر پر 30/اپریل 2011ء کو ہوئی۔ اسی دن تقریب رخصتانہ ہوئی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دینی ودنیاوی لحاظ سے جانبین کیلئے بابرکت فرمائے اور آنے والی نسل محض خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کیلئے وجہ افتخار ہو۔ آمین

دارالصناعۃ آٹو ورکشاپ

دارالصناعۃ ورکشاپ میں نئے مکینک اور نئے جذبے کے ساتھ ہر قسم کی گاڑیوں کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔ آئل چینج فری کروائیں نیز موبل آئل بازار سے بارعایت خریدیں۔

ماہر کاریگروں کی زیر نگرانی ڈینٹنگ اور پینٹنگ کا بہترین کام کیا جاتا ہے۔

ہر قسم کے جنریٹروں کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے۔ ورکشاپ جمعہ کو بھی کھلی رہتی ہے۔

پتہ: دارالصناعۃ ورکشاپ دارالرحمت غربی نزد سوئمنگ پول ربوہ

فون نمبر - 0334-6373996
047-6216153

(نگران دارالصناعۃ ورکشاپ)

سوئمنگ کیمپ

ربوہ سوئمنگ پول اس سیزن کیلئے (انصار، خدام اور اطفال) صبح کی شفٹ 5:00 بجے تا 5:45 بجے اور شام کو نماز عصر کے بعد دوشفٹوں (5:30 بجے تا 6:15 اور 6:15 بجے تا 7:00 بجے) کیلئے جاری ہے۔ مورخہ 9 جولائی 2011ء سے اطفال، خدام اور انصار کیلئے کوچنگ کیمپ کا آغاز ہو چکا ہے جو صبح کی شفٹ کے بعد ہوتا ہے۔ سوئمنگ سیکھنے کے خواہشمند اطفال، خدام اور انصار دفتر سوئمنگ پول سے رابطہ کریں۔ اس کیمپ میں شامل ہونے کیلئے ممبر شپ کارڈ بنوانا ضروری ہوگا۔

(مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

احمدی مصنفین رابطہ کریں

اگر آپ نے کبھی کوئی مقالہ یا کتاب لکھی ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

''ریسرچ سیل'' ایسی تمام کتب/اخبارات و رسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔

ضروری کوائف:

کتاب کا نام: مصنف/مرتب/مترجم کا نام:
ایڈیشن: مقام اشاعت : تاریخ اشاعت:
ناشر/طابع: تعداد صفحات: زبان: موضوع:

فون نمبرز آفس: 0092476214953
رہائش 0476214313
موبائل 03344290902
فیکس نمبر: 0092476211943
ای میل tahqeeqj@yahoo.com
tahqeeq@gmail.com
ayaz313@hotmail.com

(انچارج ریسرچ سیل ربوہ)

لاوارث عورتوں اور بچوں کی خبرگیری کے لئے تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 19 جولائی 1927ء کو آریوں کے ایک خطرناک منصوبہ کا انکشاف کرتے ہوئے مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ شدھی کا زور جب سے شروع ہوا ہے ہندو صاحبان کی طرف سے مختلف سٹیشنوں پر آدمی مقرر ہیں جو عورتوں اور بچوں کو جو کسی بدقسمتی کی وجہ سے علیحدہ سفر کر رہے ہوں بہکا کر لے جاتے ہیں اور انہیں شدھ کر لیتے ہیں اس سلسلہ میں حضور نے مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ ہر بڑے شہر میں لاوارث عورتوں اور بچوں کے لئے ایک جگہ مقرر ہونی چاہئے جہاں وہ رکھے جائیں نیز دہلی والوں کو اس کے انتظام کی طرف خاص توجہ دلائی اور فرمایا:

''یاد رکھنا چاہئے کہ قطرہ قطرہ سے دریا بن جاتا ہے۔ ایک ایک آدمی نکلنا شروع ہو تو بھی کچھ عرصہ میں ہزاروں تک تعداد پہنچ جاتی ہے اور ان کی نسلوں کو مدنظر رکھا جائے تو لاکھوں کروڑوں کا نقصان نظر آتا ہے پس اس نقصان کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے''۔

(الفضل 19 جولائی 1927ء ص 2,1)

چنانچہ انجمن محافظ اوقاف دہلی نے یہ اہم فرض اپنے ذمہ لیا اور اس کے لئے پانچ معزز ارکان کی کمیٹی قائم کردی۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد ججہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع راولپنڈی اور اسلام آباد کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وارا کین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

تحقیق وتجربہ اور کامیابی کے 53 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ وجگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہٖ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
خورشید 1958
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل) (تندرستی کا خزانہ)
مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

ٹنی برمدر ٹنکچر (سپیشل)
معدہ وپیٹ کی تمام تکالیف، تیزابیت، جلن، درد، السر بدہضمی گیس، قبض اور بھوک کی کمی ایک مکمل دوا ہے۔
(رعائتی قیمت پیکنگ 25ML/130 روپے 120ML - 500/ روپے)

جگر ٹانک GHP-512/GH
جگر کی جملہ تکالیف کو دور کرنے اور ہر قسم کے یرقان سے بچاؤ یا اس کے بداثرات ختم کرنے کے علاوہ جگر کی طاقت کیلئے مؤثر دوا ہے۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 0333-9797797, 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

ضروری تصحیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جون 2010ء میں جو الفضل انٹرنیشنل کی جلد 17 کے شمارہ نمبر 27 (بتاریخ 2 جولائی 2010ء) نیز روزنامہ الفضل 20 جولائی 2010ء میں شائع ہوا ہے اس میں مکرم اعجاز احمد بیگ صاحب شہید کے ذکر خیر میں سہواً یہ لکھا گیا ہے کہ آپ ''تیمور جان صاحب ابن عبدالمجید صاحب (نظام جان) کے بہنوئی تھے۔'' یہی غلطی کتاب ''شہداء لاہور کا ذکر خیر'' میں بھی صفحہ نمبر 50 پر ہوئی ہے۔ جبکہ تیمور جان صاحب مکرم اعجاز احمد بیگ صاحب شہید کے بہنوئی ہیں اور مکرم تیمور جان صاحب کے والد کا نام عبدالمجید نہیں۔ بلکہ حکیم عبدالحمید ہے۔

احباب اس تصحیح کو نوٹ فرمالیں اور اب یہ جملہ یوں پڑھا جائے۔

''تیمور جان صاحب ابن حکیم عبدالحمید صاحب (نظام جان)، شہید مرحوم کے بہنوئی ہیں۔''

(ادارہ)

ضروری اعلان بابت شہدائے لاہور نمبر

ماہنامہ انصاراللہ کو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے شہدائے لاہور 28 مئی 2010ء کے بارہ میں ایک خوبصورت نمبر شائع کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اس کی اشاعت کے بعد چند شہداء اور زخمیوں کے لواحقین کی طرف سے بعض اسماء کی درستگی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ شہداء اور زخمیوں کے خاندانوں سے بالخصوص اور قارئین سے بالعموم درخواست ہے کہ اگر کسی کا نام سہواً رہ گیا ہے یا درست شائع نہیں ہوا تو وہ اپنے امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ ہمیں درست کوائف 31 جولائی 2011ء تک ارسال فرما دیں تاکہ تاریخی ریکارڈ کی درستی کیلئے ان تصحیحات کو ایک ہی شمارہ میں شائع کر دیا جائے۔ آپ کے تعاون پر شکر گزار ہوں گے۔ (ادارہ ماہنامہ انصاراللہ)

درخواست دعا

مکرم شیخ ظفر محمود صاحب کبابش ہوٹل نزد جامعہ احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی اہلیہ محترمہ انور پروین صاحبہ کی تین سال پہلے دائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ جس کے تین آپریشن ہوئے۔ اب ایک گردہ ختم ہو چکا ہے اور دوسرے گردہ اور پیشاب کی نالی میں پتھریاں ہیں مورخہ 7 جولائی 2011ء کو میڈی کیئر ہسپتال فیصل آباد میں ان کا لیزر آپریشن ہوا ہے۔ جس میں پتھریوں کو لیزر سے توڑا گیا ہے۔ گو آپریشن کامیاب ہوا۔ مگر ابھی تک انفیکشن کافی ہے۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی اور پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

لقمان ہیر فیشن اینڈ بیوٹی سیلون
صاف ستھرے ایئرکنڈیشن ماحول میں لقمان ہیر فیشن پر تشریف لائیں
پروپرائٹر: مرتضیٰ احمد: 0333-6707323

جینز، بوائز، شلوار قمیص، جینٹس، بوائز ویسٹ کوٹ،
3 سال تا 16 سال گرلز کے خوبصورت ملبوسات کی نئی ورائٹی
رینبو فیشن
ریلوے روڈ ربوہ عبداللہ خان مارکیٹ 047-6214377

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

Tel: 042-36684032
Mobile: 0300-4742974
Mobile: 0300-9491442
دلہن جیولرز
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری ساتھی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، قشقائی، کاشان، کارپٹس، وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-36306163,36368130Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

خصوصی رعایتی پیکج
ڈیجیٹل پاور کلر ڈاپلر الٹرا ساؤنڈ
جدید آپریشن تھیٹر و لیبر روم
24 گھنٹے ایمرجنسی سروس کے ساتھ
بچے کی پیدائش ہو یا کسی بھی قسم کا آپریشن
دوران CTG اور Fetal Doppler detector
حمل بچے کے دل کی دھڑکن معلوم کرنے کیلئے
پیدائش کے تمام مراحل میں لیڈی ڈاکٹر کا Cover
پرائیویٹ روم، AC روم اٹیچڈ باتھ مریضوں کیلئے جدید لفٹ کا انتظام
بروز اتوار پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد ساغر سرجیکل سپیشلسٹ کی آمد
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ
0476213944
03156705199

ربوہ میں طلوع وغروب 19 جولائی
طلوع فجر 3:46
طلوع آفتاب 5:13
زوال آفتاب 12:15
غروب آفتاب 7:16

حسن نکھار کریم
چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

البشیرز اب اور بھی شاندار ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چنیوٹ 047-6214510- 049-4423173

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک بااعتماد ادارہ
ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

wallstreet EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.
دنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram INSTANT CASH
Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیں
E-mail:bilal@cpp.uk.net

EXIDE- FB- Tokyo- MILLT
OSAKA- VOLTA- PHOENIX- AGS
بیٹریوں کی ریپئرنگ۔ دیسی بیٹریاں گارنٹی کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں
مرحبا بیٹری سنٹر
ریلوے روڈ۔ربوہ
بالمقابل لاری اڈا چنیوٹ، محمدی مارکیٹ سرگودھا روڈ چنیوٹ
طالب دعا: حفیظ احمد طاہر: 0333-6710869
عابد محمود: 0333-6704603

FR-10

خوشخبری
مکمل ڈش مع ریسیور 4000/- روپے میں لگوائیں
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکرو ویو اوون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
سپلٹ A/C کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
FAKHAR ELECTRONICS
فخر الیکٹرونکس
1۔لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614